رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۲۹۸ | سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا مشہور و معروف اخبار جس کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا ایک بازو قرار دیا | رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۲۹۸

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

اخبار الحکم قادیان

ہفتہ وار — دور جدید

مدیر اعلیٰ — مدیر مسئول

شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی ۔ شیخ محمود احمد عرفانی مجاہد مصری

چندہ سالانہ

قیمت فی پرچہ ۲ر

جلد ۴۴ | مورخہ ۷ شہادت ۱۳۲۰ ہش مطابق ۷ اپریل ۱۹۴۱ء | نمبر ۵

الحکم کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد مبارک

وہ احباب جو الحکم کے معاملہ میں بے پرواہی یا عدم توجہی کا برتاؤ کرتے ہیں۔ وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کو غور سے پڑھیں۔ جو حضور نے اس سالانہ جلسہ پر اخبارات سلسلہ کی سفارش فرماتے ہوئے الحکم کے متعلق فرمایا۔ مجھے یقین ہے۔ کہ مخلصین سلسلہ حضرت امام کی آواز پر الحکم کو جاری رکھنے کے لئے چند سکوں کی قربانی کرنے سے دریغ نہ فرمائیں گے۔ (ایڈیٹر)

حضور نے فرمایا:-

"الحکم پھر جاری ہوا ہے۔ پہلے بھی ہوتا رہا ہے۔ مگر پھر معلوم نہیں۔ کہ وہ کیوں سو جاتا ہے۔ شیخ یعقوب علی صاحب میرے استاد ہیں۔ اس لئے مرنے کا لفظ استعمال کرتے ہوئے مجھے دکھ ہوتا ہے۔ اور اس لئے میں نے سو جاتا کہا ہے۔ وہ اُسے جگاتے ہیں۔ مگر پھر سو جاتا ہے۔

بہر حال یہ بہت پرانا اخبار ہے۔ اور اس نے ابتدائی زمانہ میں ایسی خدمت کی ہے کہ جماعت اس کا بدلہ نہیں اتار سکتی سلسلہ کی بہت سی تاریخ اس کی وجہ سے محفوظ ہے۔ اور اگر دوست اس کی پرانی خدمات کی وجہ سے ہی اس کی مدد کر دیا کریں۔ تو یہ بھی اچھی بات ہے۔ اور ممکن ہے۔ کہ اس طرح وہ بھی چل سکے۔

آخر جب ماں باپ بوڑھے ہو جائیں۔ تو ان کی خدمت بھی تو انسان کرتا ہے۔ حالانکہ وہ کوئی کام وغیرہ نہیں کر سکتے۔ مگر جو خدمت بھی بڑھاپے میں ان کی کرنی پڑے۔ انسان کرتا ہے۔ کوئی گھر سے تو نہیں نکال دیتا۔ بلکہ شرفاء تو ایسے وقت میں زیادہ خدمت کرتے ہیں۔

اس صورت کو مدنظر رکھتے ہوئے دوست الحکم کو کم از کم اتنا ہی سہارا دیتے جائیں۔ کہ اسے یہ کہنے کا موقعہ نہ مل سکے کہ دوست اس کے جاری رہنے میں کوئی مدد نہیں دیتے"

... سٹیم پریس قادیان میں باہتمام شیخ محمود احمد عرفانی ...

خیر مقدم

بہ تقریب تشریف آوری حیدرآباد دکن تقدس مآب حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

۱۹۳۸ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز حیدرآباد دکن وہاں کے احباب کی دیرینہ خواہش کی بناء پر تشریف لے گئے تھے۔ اس سفر کے متعلق ہمارا خیال تھا۔ کہ الحکم کا ایک مستقل نمبر شائع کریں گے۔ مگر معقول خریداری کا انتظام نہ ہو سکنے کی وجہ سے وہ نمبر معرضِ ظہور میں نہ آیا۔ اس موقعہ پر سید حسین صاحب فاروقی احمدی شاعر نے دو نظمیں حضور کے سامنے پڑھی تھیں۔ جن میں سے ایک آج کی اشاعت میں شائع کر رہا ہوں۔ میں نے اس وقت یہ نظم اس خیال سے حاصل کی تھی۔ کہ اسے شائع کر دوں گا۔ مگر پھر اس نمبر کی عدم اشاعت کی وجہ سے یہ بھی اشاعت پذیر نہ ہو سکی ؀

(ایڈیٹر)

عرش رفعت آستاں خوش آمدی خوش آمدی
ساکنِ دارالاماں خوش آمدی خوش آمدی

حبذا اے حضرت محمود احمد حبذا
مرحبا صلی علیٰ اہلاً و سہلاً مرحبا

نائب حق ہی تو برحق اے خلیفہ مسلمین
تو امام المتقین ہے اے امیر المومنین

آفتابِ قادیاں خوش آمدی خوش آمدی
قالبِ بیجاں کی جاں خوش آمدی خوش آمدی
حق تعالیٰ کی زباں خوش آمدی خوش آمدی

اے مبشر مصلح موعود اے فضلِ عمر
احمدِ مرسل کے اے نورِ نظر لختِ جگر

ہاں درود احمدِ مرسل ہی یہ تیرا ورود
ظلِّ حق ظلِّ محمد پاک یہ تیرا وجود

اے زہے قسمت کہ تیری جلوہ فرمائی ہوئی
ہم مریضوں کیلئے گویا مسیحائی ہوئی

مصلحِ آخر زماں خوش آمدی خوش آمدی
اے بہارِ بے خزاں خوش آمدی خوش آمدی
کامیاب و کامراں خوش آمدی خوش آمدی

نغمہ زن ہیں ہر گلستاں میں سرو پر قمریاں
شاخِ گل پر بلبلیں ہیں آج بول رطب اللساں

ہاں سراپا حق کا تو لاریب اک انعام ہے
تیری ہستی نورِ قرآں تیرا اسلام ہے

تیرے آنیسے ہمارا ہو گیا دل باغ باغ
آج اس ارضِ دکن کا آسماں پر ہی دماغ

دین کی روحِ رواں خوش آمدی خوش آمدی
دین کے روشن نشاں خوش آمدی خوش آمدی
اے حیاتِ جاوداں خوش آمدی خوش آمدی

مصطفےٰ کو دیکھتا ہوں تجھ میں سر تاج میں
ہاں نہ کیوں تجھکو کہوں دنیا کا محسن آج میں

ذہن تیرا کیا ہی دل قرآن کی تو جان ہے
جو تیرا فرمان ہے اللہ کا فرمان ہے

ہر جگہ پہونچایا تو نے احمدیت کا پیام
دور میں پھیلا تیرے اسلام دنیا میں تمام

اے مرے حسن قرآں خوش آمدی خوش آمدی
اے ہمارے مہماں خوش آمدی خوش آمدی
اے مرے شاہ شہاں خوش آمدی خوش آمدی

واہ کیا جاں بخش تیری مئے الفت کا جام
ہے بقا تیری محبت میں فنا ہونے کا نام

ہاں مرا محمود ہی تو اور میں تیرا ایاز
بندۂ بیدام ہوں میں تیرا اے بندہ نواز

تیرا ذوقی تیرا عاشق اور تیرا احسان ہے
کیا بتائے وہ کہ تیرا اس پہ کیا احسان ہے

مظہرِ ربِّ جہاں خوش آمدی خوش آمدی
مومنوں کی جانِ جاں خوش آمدی خوش آمدی
میرے محسن مہرباں خوش آمدی خوش آمدی

الحکم کی ایک نظم اور اخبار پرکاش

الحکم کے گذشتہ نمبر میں جو ۲۸ مارچ کو شائع ہوا۔ اس میں ایک نظم ثاقب صاحب زیروی کی شائع ہوئی ہے۔ جس میں اس پیشگوئی کا تذکرہ ہے۔ جو واقعہ قتل پنڈت لیکھرام جی کے متعلق ہے۔ اس نظم کو پڑھکر اخبار پرکاش کے ایڈیٹر صاحب بہت سیخ پا ہوئے ہیں۔ اور پرکاش مورخہ ۶ اپریل میں "احمدی اخبارات کی شر انگیزیاں" کے عنوان سے ایک نوٹ لکھا ہے۔ جس میں انہوں نے لکھا ہے:۔

"ایک طرف ہمارے صوبہ کے وزیر اعظم اخبارات سے اپیلیں کر رہے ہیں۔ کہ صوبہ کی فرقہ وارانہ فضا کو مکدر ہونے سے بچانے کے لئے اخبارات ان سے تعاون کریں۔ اور دوسری طرف قادیان کے احمدی اخبارات کی شر انگیزیاں دنوں دن بڑھتی جاتی ہیں۔ ان کے یہی اخبارات دوسرے مذاہب کا مذاق اڑانے اور ان مذاہب کے پیروؤں کی دل آزاری کا سامان پیدا کرنے سے باز نہیں آتے۔ الحکم کی ۲۸ مارچ کی اشاعت میں قتل پنڈت لیکھرام کے عنوان سے ایک نہایت دل آزار نظم شائع ہوئی ہے۔ جس میں پنڈت جی کو بد زبان۔ بد انجام۔ ظالم وغیرہ کہا گیا ہے۔ اور اس کے مقابل میں قاتل کو فرشتہ بنایا گیا ہے۔ نظم اس قدر دل آزار کہ ہم اسے یہاں نقل بھی نہیں کر سکتے۔ اس نظم کے ذریعہ احمدیوں کو آریوں کو قتل کرنے کی ترغیب ملتی ہے۔ کیا حکومت اسکے خلاف کوئی ایکشن لے گی؟"

ایڈیٹر صاحب پرکاش معلوم ہوتا ہے۔ کہ بڑے سخن فہم اور سخن شناس واقع ہوئے ہیں۔ نظم میں ایک تاریخی واقعہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ پنڈت لیکھرام نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ایک نشان مانگا تھا۔ ان کے طلب نشان پر ان کو ایک آتشیں نشان دیا گیا۔ جو ان کی موت کے ساتھ تعلق رکھتا تھا۔ اس نشان کی اشاعت چھ سال تک تمام ہندوستان کے طول و عرض میں . . . ہوتی رہی۔ حتیٰ کہ وہ وقت آگیا۔ جس کی آریہ سماج اور جماعت کو انتظار تھی۔ کیونکہ یہ واقعہ کسی ایک جماعت کی سچائی کا واقعہ بننے والا تھا۔ اور پنڈت جی کسی ایسے ہاتھ سے جس کو حکومت باوجود بسیار کوشش کے ڈھونڈ نہ سکی قتل کر دیئے گئے۔ اور یہی وہ نشان تھا۔ جو آسمان سے ظہور پذیر ہونے کے لئے مقدر ہو چکا تھا۔ یہ وہ واقعہ ہے جس کا تعلق احمدیت کی سچائی کے ساتھ وابستہ ہے۔ اور یہ وہ چیز ہے۔ جو پنڈت جی نے خود مانگی تھی۔ اب اس واقعہ کا تذکرہ احمدیت کی تاریخ کے ساتھ وابستہ رہیگا۔ ہم کو پنڈت جی کے مرنے کی کوئی خوشی نہیں۔ لیکن خدا کے نشان کے پورے ہونے کی ضرور خوشی ہے۔ کاش وہ ایسا نشان نہ مانگتے جس سے آریہ سماج سے اخلاص رکھنے والوں کو ہمیشہ تکلیف رہیگی۔ باقی رہا بد زبان۔ بد انجام وغیرہ کے الفاظ ان کی اس دل آزاری اور بد زبانی کا خلاصہ تو اس نظم کے پہلے بند میں موجود ہے۔ اگر کسی مقدس رسول کو جو کروڑوں انسانوں کے قلوب پر حکومت کر رہا ہے کو مکار اور زانی و شہوتران وغیرہ کہنا بد زبانی نہیں تو پھر مجھے افسوس ہے کہ میں آریہ سماج کی قاموس اخلاق سے بالکل ناواقف ہوں۔ اور اگر ایسی موت جو ایک جماعت کی سچائی اور دوسری جماعت کی غلط روی پر مہر ہو کا نام نیک انجام رکھا جا سکتا تو پھر آریہ سماج کو مبارک ہو کہ ان کے لیڈر کا انجام بہت نیک ہوا۔ اس مضمون میں ایک سراسر اتہام اور بھی تھوپا گیا ہے۔ کہ اس میں احمدیوں کو آریہ سماج کے قتل کی ترغیب دی گئی ہے۔ مہاشہ جی کو معلوم ہونا چاہیئے کہ احمدیت کسی انسان کے قتل کو جائز نہیں سمجھتی۔ اور نہ ہم کبھی اس قسم کی تلقین کرتے ہیں۔ شر انگیزی کی جس قدر مثالیں آریہ اخبارات میں ملتی ہیں۔ اگر ان کو جمع کیا جائے۔ تو پڑھنے والی دنیا حیران رہ جائے گی۔ جس کی ایک ادنیٰ مثال پرکاش کی اس اشاعت میں دی گئی ہے۔ کہ ہندوستان میں فتنہ کی لہر کھڑی کرنے کیلئے تحریک کی گئی ہے۔ کہ ہندوستان کا نام بدل کر آریہ ورت کر دیا جائے۔ کیا ایڈیٹر صاحب پرکاش سمجھتے ہیں۔ کہ اس چنگاری کا نتیجہ کیا ہو گا؟

سیرت المہدی کا ایک ورق

الحمد للہ الحکم کو ۱۹۳۴ء سے روایات متعلقہ سیرت مسیح موعود علیہ السلام کے جمع کرنے میں بہت بڑی خدمت کا موقعہ ملا ہے۔ اس سلسلہ میں الحکم کئی ہزار کی تعداد میں روائتیں شائع کر چکا ہے۔ اگرچہ الحکم کی محنت فردی محنت ہے۔ مگر میں جب اس شاندار خدمت کو دیکھتا ہوں۔ تو مجھے اس سے بڑی مسرت ہوتی ہے۔ اس سلسلہ میں جن دوستوں نے مجھے خاص مدد دی ہے۔ ان میں سے مولوی عبد الرحمٰن صاحب انور انچارج تحریک جدید کا نام خاص شکر گذاری کے قابل ہے۔ جنہوں نے ۵۰ صحابہ سے روایات جمع کر کے مجھے الحکم میں شائع کرنے کے لئے دی تھیں۔ یہ روایات تقریباً سب کی سب شائع ہو چکی ہیں۔ ان میں سے چند روایات باقی رہ گئی تھیں۔ اور چند رویائے صادقہ درج نہ ہو سکے تھے۔ جن کو اب میں شکریہ کے ساتھ شائع کرتا ہوں۔

(محمود احمد عرفانی)

روایت

محمد علی صاحب ساکن گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۰۵ء

(۱) مسجد اقصیٰ میں جلسہ کے موقع پر حضرت صاحب نے لیکچر دیا کہ خدا کے فرمان کا منکر خدا کا منکر ہوتا ہے۔

(۲) آپ نے اپنا الہام بتایا۔ یاتیک من کل فج عمیق۔

(۳) رینی جہلم میں بڑھ کے درخت کے نیچے حضرت صاحب سے ملاقات کی۔ اور ملاقات اس طرح ہوئی۔ کہ سب احمدیوں نے ایک دوسرے کے ہاتھ کو پکڑ کر آپ کے گرد گھیرا ڈال لیا۔ آخر میں نے بعد مشکل اس انسانی جنگلے کو توڑ کر حضرت سے مصافحہ کیا۔ اور ایک روپیہ نذر دیا۔

روایت

محمد اسمٰعیل صاحب (معنبر) ساکن ملسیاں ضلع جالندھر بیعت ۱۹۰۶ء

بیان کیا۔ کہ میں ان دنوں مدرسہ تعلیم الاسلام میں تعلیم پاتا تھا۔ اور میری ڈیوٹی ان دنوں کھانا کھلانے پر تھی۔ اسی جلسہ پر اطعموا الجائع والمعتر کا الہام ہوا تھا۔ اسی رات روٹی ختم تھی۔ ہم مہمانوں کو کہتے تھے۔ کہ روٹی پکے لینے دو۔ کئی آدمی بھوکے سو گئے۔ لنگر کا انتظام حضرت میاں شریف احمد صاحب کے مکان کے نچلے حصے میں ہوتا تھا۔ یعنی دار البرکات کے نیچے جہاں سے گلی چھتی ہوئی ہے۔ حاجی غلام احمد صاحب کریام والے بھی اس جلسے میں تھے۔

روایت

چوہدری فضل داد صاحب ساکن کھیوہ چک ۱۴۶ لائل پور عمر ۶۰ سال بیعت ۱۸۹۷ء

اس جلسہ سالانہ کے موقع پر دو ڈھائی سو آدمی تھے۔ میں نے عرض کی۔ کہ ہمارے جانگلیوں کے گاؤں میں چوہڑکاری بہت ہوتی ہے اس کا ہمیں بہت خوف ہے۔ حضور نے فرمایا:۔

"جب تک یہاں رہو گے کوئی نقصان نہ ہوگا"

ایک دفعہ جب کہ مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم بیمار تھے۔ آپ نے جامع مسجد میں فرمایا کہ:۔

"رات کو میں نے خواب میں اپنے بھائی غلام قادر کو دیکھا ہے۔ جس سے صحت کی امید ہے"

روایت

چوہدری امیر محمد خان صاحب انسپکٹر انتقال اراضی ہیڈ راجپوتانہ عمر ۵۸ سال بیعت ۱۹۰۳ء

میں اپنے بھائی شیر محمد خان کو بیعت کے لئے لے گیا۔ حضرت صاحب الحمد للہ کی تشریح فرما رہے تھے۔ آخر فرمایا:۔

"خدا ورار الورا ہستی ہے۔ یہ کہکر آپ اپنے ہاتھ اوپر لے گئے۔ اور پھر ہاتھ نیچے لائے۔ اور بے اختیار ہاتھ ران پر پڑا۔ زبان میں کچھ لکنت معلوم ہوتی تھی"

خواب

ہدایت اللہ صاحب ساکن پنڈوری بھنگوڑیاں ضلع ہوشیار پور عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۰۰ء

میں بعد حلف موکد بعذاب الٰہی کے بیان دیتا ہوں۔

خواب میں دیکھا۔ کہ تمام دنیا فنا ہو گئی ہے۔ بعد سب کو ایک کوئیں میں پھینک دیا ہے۔ جب میں کوئیں کے درمیان گیا۔ تو میری طرف جھنکارہ آیا۔ آخر اس کوئیں کی تہ تک جا پہنچا۔ وہاں ایک شخص کو کرسی پر بیٹھے دیکھا۔ جس کو نبی کہتے ہیں۔ تمام کی تمام قومیں وہاں موجود ہیں۔ اس نبی نے کہا۔ کہ جو شخص کافر ہے۔ اسے کافر لکھا گیا ہے۔ ہر ایک اپنی اپنی چھاتی پر دیکھ لے۔ میری چھاتی پر بھی دیکھنے پر معلوم ہوا۔ کہ کافر لکھا گیا ہے۔ میں دیکھکر بہت رویا آخر حکم ہوا۔ کہ سب کا فیصلہ خدا کے سامنے ہوگا۔ وہاں ایک بہت ہی بلند اور سیدھا پہاڑ دیکھا۔ حکم ہوا کہ اس پر چڑھ جاؤ۔ ہم گھٹنے زخمی کرتے ہوئے اوپر چڑھے۔ وہاں ایک کھڈ دیکھی۔ اس کے پاس بیٹھ گیا۔ پاس ہی پانی تھا۔ اس کی طرف نظر کی۔ تو دیکھا کہ پانی میری طرف آ رہا ہے۔ میں آگے آگے اور پانی پیچھے۔ اسی حالت میں میری آنکھ کھل گئی۔ اس شخص کی شکل جو کرسی پر تھا ہو بہو حضرت مسیح موعود کی سی تھی۔ یہ خواب ۲۸ کو قادیان میں مسمی موصوف کی زبانی سُن کر نوٹ کر لی۔ (عبد الرحمٰن)

خواب

میاں اللہ دتا صاحب ساکن نانو میادی ڈاکخانہ گگے کے تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ عمر ۵۵ سال

موکد بعذاب حلفیہ بیان کے بعد بیان کرتا ہوں:۔

خواب میں دیکھا۔ کہ ایک قبر ہے زمین میں اور میں اس کے اندر ہوں۔ اندھیرے میں ایک بزرگ کی آواز آئی۔ کہ "میاں اللہ دتا میری طرف آ" پھر اُن کی شکل نظر آئی۔ ان کے سر کے بال اوپر سے سیدھے اور نیچے سے مڑے ہوئے تھے۔ رنگ گندمی کپڑے سفید جب میں اس بزرگ کے پاس گیا فرمایا "اس جگہ دریا پر پل بنیگا۔ کشتی بہت چلیگی" (چنانچہ وہ پل اب بن چکا ہے۔ جو ڈیرہ بابا نانک کے پاس ہے۔ راقم) بیدار ہوا۔ تو کوئی شکل نظر نہ آئی۔ اس شکل کی بہت تلاش کی۔ کسی سے حلیہ نہ ملا۔ آخر حضرت صاحب کا ایک فوٹو دیکھا۔ شکل اس سے بالکل مل گئی۔ اور میں نے بیعت کر لی۔

خواب

حافظ محمد اکبر صاحب ساکن جوڑہ ضلع گجرات عمر ۵۴ سال بیعت ۱۹۲۷ء

میں حلفاً موکد بعذاب الٰہی قسم کے بعد یہ بیان دیتا ہوں۔ کہ میں نے بیعت سے پیشتر خواب میں دیکھا۔ کہ میں قادیان میں ہوں۔ ایک مکان ہے۔ کہ جو موجودہ دفتر نظارت اعلیٰ کے بالمقابل ہے۔ پاس لنگر خانہ ہے۔ مولوی شمس الدین صاحب مرحوم ساکن موضع گھرلو جو اس سلسلہ کے مخالف تھے آخر طاعون سے فوت بھی ہو گئے۔ اور حافظ محمد عالم ساکن جوڑہ اشد مخالف ایک حافظ محمد عالم کی بڑی بعادت وغیرہ مجھے حافظ محمد عالم صاحب نے دودھ پینے کے لئے دیا۔ جو اگرچہ مقدار میں تو کافی تھا۔ لیکن پینے پر معلوم ہوا کہ بد ذائقہ ہے۔ اس کے بعد مجھے دودھ حضرت صاحب کے لنگر خانہ سے ایک مٹی کے پیالے میں جو بہت ہی خوش ذائقہ ہے۔ اب تک اس کی لذت ذہن میں پھرتی ہے۔

پھر ذکر چل پڑا۔ حضرت مسیح موعود کا مولوی شمس الدین صاحب نے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھکر سُنکر کہا۔ اور ان کا منہ مغرب کی طرف تھا۔ کہ یہ شخص یعنی حضرت مسیح موعود حضرت رسول اللہ صلعم کے حضوری ہیں اور چند اور بھی تعریفی کلمات کہے جو یاد نہیں۔ بعدہٗ میری آنکھ کھل گئی۔ محمد اکبر عفی عنہ

بمقام جوڑہ پہنچکر حافظ صاحب موصوف کی زبانی سُنکر یہ خواب نوٹ کی۔ اور ان کے دستخط لئے۔

(عبد الرحمٰن انور بوتالوی ۲۶ فتح)

خواب

میاں عبد اللہ صاحب سابق بھاگ ساکن چک ۳۲ دھنی دیو ضلع لائل پور عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۱۴ء

میں موکد بعذاب حلف کے بعد یہ بیان دیتا ہوں۔

بیعت سے دو سال پہلے میں نے خواب میں دیکھا۔ میں اپنی ڈیوڑھی میں سویا ہوا تھا۔ دیکھا کہ گاؤں کی شرقی طرف کی سڑک پر خلقت آ رہی ہے۔ ان کے آگے ایک افسر سا نظر آتا ہے۔ وسکی گھوڑی کے ساتھ ایک بچھیری ہے۔ جو رنگ۔ طاقت۔ قد وغیرہ غرضیکہ ہر حالت میں گھوڑی کے برابر ہے۔ صرف اس وجہ سے میں بچھیری کہتا ہوں۔ کیونکہ اس پر کاٹھی نہ تھی۔ جب وہ گذر گئے تو میں نے لوگوں سے پوچھا۔ کہ یہ کون ہے۔ لوگوں نے کہا کہ مرزا صاحب قادیان والے مسیح موعود ہیں۔ جنہوں نے قادیان میں دعویٰ کیا ہے۔ میں وہاں سے بھاگ آیا۔ اور حضرت صاحب سے مصافحہ کرنے کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ میں نے آپ کے ہاتھ کو پکڑا ہی تھا۔ کہ گھوڑی اڑنے لگی۔ میں بھی ساتھ ہی اڑنے لگا۔ میں ڈر رہا ہوں۔ کہ کہیں حضور گر نہ جائیں۔ لیکن حضرت صاحب بڑے اطمینان سے ہیں۔ اور آرام سے جا رہے ہیں۔ آخر میری آنکھ کھل گئی۔ میں نے اس وقت تک حضرت صاحب کی تصویر بھی نہیں دیکھی تھی۔ جب میں نے بیعت کر لی۔ بعدہٗ آپ کی تصویر سے مطابقت کی۔

... برداں خشک کے مطابق تھی۔
... ۳ کو عبداللہ صاحب کی زبانی سنکر نوٹ کی۔
(عبدالرحمٰن انور بوتالوی)

خواب

محمد حسین صاحب ساکن چک ۲۸۳ ج۔ب غوث پور عمر ۵۲ سال بیعت ۱۹۳۲ء

میں موکد بعذاب حلف کے بعد بیان دیتا ہوں۔

میں احمدیت کا سخت مخالف تھا۔ اور احمدیت سے سخت نفرت رکھتا تھا۔ آخر دل میں تحقیق کا خیال آیا۔ کئی جلسوں اور مناظروں میں شامل ہوا۔ غیر احمدیوں کو لاجواب پایا۔ آخر میں نے خواب میں دیکھا۔ ایک مقبرہ ہے۔ اس میں ایک بزرگ ہے جو سر نیچا کئے ہوئے اپنے گھٹنوں کے اوپر سے اپنے ہاتھ لٹکائے ہوئے تھے۔ میرے دل میں خیال آیا۔ کہ اس بزرگ سے پوچھ لیں کہ مرزا صاحب کے متعلق کیا بات ہے۔ چونکہ بہت بھیڑ تھی۔ جب ذرا رستہ نظر آیا بھیڑ کو چیرتا ہوا ان کے پاس گیا۔ اور ان سے سوال کیا۔ کہ مرزا صاحب سچے ہیں یا نہیں۔ وہ بزرگ ایک منٹ تک خاموش رہے۔ بعدہٗ فرمایا۔ کہ "سچے ہیں"۔ اس پر میں بیدار ہوگیا۔ اور کبیر والا ضلع ملتان میں جاکر بیعت کرلی۔

یہ خواب محمد حسین صاحب کی زبانی سن کر نوٹ کرلی ۳۰؍۳؍۴۳

(عبدالرحمٰن انور بوتالوی)

بقیہ مضمون کالم ۳

میں ان دوستوں کو جنہوں نے اس کام میں ابتدا کی ہے جزاکم اللہ احسن الجزا کہتا ہوں۔ مبارک ہیں وہ جو ذکر حبیب کی اشاعت میں پیش پیش ہوں گے۔ اس وقت تک کل ۲۵ درخواستیں آئی ہیں۔ مگر مجھے یقین ہے۔ کہ بہت جلد تعداد مطلوبہ پوری ہو جائے گی۔ وباللہ التوفیق۔ (محمود احمد عرفانی)

آلِ عرفانی میں جدید مولود مسعود

میرے خاندان کیلئے یہ خبر بڑی ہی باعث مسرت ہے کہ میرے بھائی عزیز مکرم شیخ داؤد احمد صاحب عرفانی کے ۲۹؍ فروری ۱۹۴۴ء بروز سنیچر فرزند ارجمند پیدا ہوا۔ شیخ داؤد احمد صاحب بسلسلہ ملازمت ورنگل دکن میں مقیم ہیں۔ اس طرح اللہ کے فضل سے اس نومولود کی پیدائش سے ہمارے خاندان میں ایک نئے ممبر کا اضافہ ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس تقریب پر میں عزیز مکرم داؤد احمد صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں نیز حضرت عرفانی کبیر اور حضرت والدہ صاحبہ کی خدمت میں بھی صدق دل سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ نومولود کے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اسے لمبی عمر عطا فرماوے۔ اور خادم دین ہو۔ اور اقبال مند بنے۔ (آمین)

محمود احمد عرفانی

سیرت مسیح موعودؑ کی اشاعت کیلئے میری آواز

(اور) اس کی صدائے بازگشت

میں قلبی دکھ کے ساتھ الحکم کے گذشتہ دو نمبروں میں سیرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق دو مضامین لکھے تھے۔

میرا دل خدا بہتر جانتا ہے۔ اس اثر سے سخت مجروح تھا کہ ہم گذشتہ تیس سال میں کیوں ایک مکمل سیرت شایع نہیں کر سکے۔ اگرچہ سیرت مسیح موعود علیہ السلام کا کام ہماری جماعت کی طرف سے کئی رنگوں میں ہوا۔

ایک مختصر سیرت حضرت مولانا عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ کی لکھی ہوئی موجود ہے۔ ایک مختصر سیرت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی کی لکھی ہوئی موجود ہے۔ ایک شاندار کتاب جو تین جلدوں میں ہے حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب کی سیرت المہدی کے نام سے شائع ہوئی۔ ایک کتاب دو جلدوں میں پیر سراج الحق صاحب مرحوم مغفور کی طرف سے سیرت المہدی کے نام سے شائع ہوئی۔ ایک مفصل کتاب حیات النبی۔ تتمہ حیات احمد و سیرت مسیح موعود حضرت عرفانی کبیر نے متعدد جلدوں میں لکھی۔ اور اسی طرح مکتوبات احمدیہ کی چھ سات جلدیں حضرت عرفانی کبیر نے شائع کیں۔ جن میں سیرت کا بہت بڑا مواد موجود ہے۔

اسی طرح میاں معراج الدین صاحب عمر نے ایک حصہ سیرت مسیح موعود کا براہین احمدیہ مطبوعہ بدر کے ساتھ شائع کیا۔

الحکم نے کئی ہزار روایات سیرت المہدی کے ایک ورق کے نام سے شایع کیں۔ اس طرح اپنے محبوب سید و مولیٰ کی سیرت کو جمع کرنے کا کام جماعت احمدیہ قادیان نے جس رنگ میں کیا ہے وہ کچھ کم شاندار نہیں۔ لیکن یہ کام متفرق اور بکھرا ہوا ہے۔ اسے ایک جگہ جمع کرنے کی ضرورت ہے۔ اور ضرورت ہے۔ کہ ان تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالی جائے۔ جو لوگوں کے لئے باعث غور و فکر ہیں اور ان تمام امور کا جواب دیا جائے جو قابل جواب ہیں۔ میں نے اس اثر سے متاثر ہو کر جماعت کو بیدار کرنے کے لئے آواز دی۔

خدا کا شکر ہے۔ کہ میری آواز کا اثر ہوا۔ سب سے پہلا اثر یہ ہوا۔ کہ حضرت عرفانی کبیر نے سیرت مسیح موعودؑ کو مکمل کر دینے کا وعدہ فرمایا۔ اور مجھے اجازت دی۔ کہ میں یہ اعلان کر دوں۔ کہ سیرت کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

اگرچہ انہوں نے فرمایا۔ کہ میں خریداروں کی کوئی شرط نہیں لگاتا۔ بیشک ان کا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ محبت کا مقام ہے۔ اس کا تقاضا یہی ہے۔ کہ وہ اس کام کو غیر مشروط طور پر شروع کر دیں۔

مگر

جو کام قومی سرپرستی کے محتاج ہوتے ہیں وہ بغیر سرپرستی کے سرانجام نہیں پا سکتے۔ اس لئے میری طرف سے برابر یہ تحریک جاری رہے گی۔ کہ قوم اپنے پیارے امام کی سیرت کی اشاعت کے لئے آگے بڑھے۔ اور کم از کم ایک ہزار کاپی کی خریداری کے لئے نام دے۔

میرے گذشتہ مضمون پر معصر پیغام صلح نے ایک جذبات کو ٹھیس لگانے والا نوٹ شائع کیا۔ اور لکھا کہ:۔

"ہم مدیر الحکم کو نہایت وثوق کے ساتھ بتا سکتے ہیں۔ کہ اس غیرت پر بھی جماعت قادیان کے کان پر جوں تک نہ رینگے گی۔ اور وہ متوجہ نہ ہوگی۔ کیونکہ سیرت اور اخلاق کی اشاعت کے لئے زندہ جذبات اور حقیقی عقیدت درکار ہے۔ اور وہ جذبات قادیان میں نہیں۔ البتہ بلند و بانگ دعاوی سے زمین آسمان کے قلابے ضرور ملا دیئے جاتے ہیں جو اس وقت بھی قادیان میں ملے ہوئے ہیں۔ مکرم مدیر الحکم پر روشن ہونا چاہیئے ع

این جرس را کاروان دیگر است"

پیغام صلح ۱۷؍ مارچ ۱۹۴۴ء

مندرجہ بالا عبارت میں ایک زندہ قوم کے جذبات و احساسات کو جس رنگ میں مجروح کیا گیا ہے۔ اور ان کی ہتک کی گئی ہے۔ وہ ظاہر ہے۔ حالانکہ مدیر پیغام کو معلوم ہے۔ کہ سیرت کے جمع کرنے میں جو شاندار کام جماعت احمدیہ نے سرانجام دیا ہے وہ بہت قابل قدر ہے۔ ابھی حال ہی میں روایات کے جمع کرنے میں نظارت تالیف و تصنیف نے جو شاندار کام سرانجام دیا ہے وہ جب دنیا کے سامنے آئے گا۔ تو میں یقین رکھتا ہوں۔ وہ ہر دوست دشمن کے منہ سے خراج تحسین حاصل کرے گا۔

باوجود اس علم کے جماعت احمدیہ قادیان کے جذبات کو پیغام نے جس بری طرح کچلا ہے۔ اس کا جواب ایک ہی ہے۔ کہ غیور جماعت اس کا عملی جواب پیش کرے۔ مجھے یقین ہے۔ کہ جماعت کا ہر سمجھدار فرد اس کا جواب اپنی عملی محبت سے دے گا۔

چنانچہ

میری آواز کا اثر ابھی سے شروع ہو گیا ہے۔ ایک مخلص دوست نے اوکاڑہ سے مجھے لکھا۔

(۱)

"اس سیرت کے شایع ہو جانے کے لئے میرے دل میں اس قدر تڑپ ہے۔ کہ اگر قوم نے اسکی خریداری کی طرف توجہ نہ دی۔ تو میں اپنی جائیداد کا ایک حصہ فروخت کر کے آپ کی مدد کروں .... سردست میرا نام دس خریداروں کیلئے رجسٹر کرلیں"

(۲)

حیدرآباد دکن سے ایک دوست تحریر فرماتے ہیں۔

"سیرت مسیح موعود علیہ السلام کے سلسلہ میں عرض ہے کہ انشاء اللہ میں اپنے خاندان والوں کے لئے پانچ جلدیں خریدوں گا۔ ازراہ کرم میرے نام کے ساتھ پانچ جلدیں درج فرمالیں"

(۳)

سکھر سے ایک دوست تحریر فرماتے ہیں:۔

"آپ اس کتاب کو جلد شایع کریں۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ سیرت مسیح موعود کے خریدار مہیا کرنے میں ہر طرح آپ کی مدد کروں گا۔ اور جتنی کوشش ہو سکیگی کروں گا۔ فی الحال دس خریدار آپ کو دینے کا وعدہ کرتا ہوں"

(باقی دیکھو کالم اوّل پر)

بخاری شریف کا ترجمہ اور تفسیر

حضرت عرفانی کبیر نے مدت ہوئی کہ بخاری شریف کے ایک بڑے حصہ کا ترجمہ اور تفسیر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح اول کے درس بخاری کے نوٹوں اور اپنی خداداد قابلیت کی مدد سے تیار کی تھی ۔ جو مالی تنگی کی وجہ سے آج تک معرض ظہور میں نہ آئی ۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح اول نے کئی جگہ اپنے دست مبارک سے اس کی درستگی اور اصلاح بھی فرمائی تھی ۔ ہم الحکم کی آج کی اشاعت میں اس ترجمہ اور تفسیر کا ایک باب پیش کرتے ہیں ۔

(ایڈیٹر)

کتاب الایمان

باب (۱)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ۔ کہ اسلام کی بنیاد پانچ امور پر ہے ۔ اور ایمان قول اور فعل کا نام ہے ۔ اور وہ بڑھتا ہے اور گھٹتا ہے ۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ۔

(۱) تاکہ ان کے ایمان پر ایمان بڑھ جاوے ۔ اور ہم نے ان کی ہدایت کو بڑھا دیا ۔

(۲) وقولہ تعالیٰ ۔ اور اللہ تعالیٰ ہدایت یافتہ لوگوں کی ہدایت کو بڑھاتا ہے ۔ اور فرمایا ۔

(۳) اور جن لوگوں نے ہدایت پائی ۔ ان کی ہدایت اللہ تعالےٰ نے بڑھا دی ۔ اور ان کو تقویٰ عنایت فرمایا ۔ اور مومنوں کا ایمان بڑھا دیا ۔ اور فرمایا :۔

(۴) اس نے تم میں سے کس کے ایمان کو بڑھا دیا ۔ پس جو لوگ مومن ہیں ۔ ان کا ایمان بڑھا دیا ۔ اور فرمایا ۔

(۵) انہوں نے خشیت الٰہی اختیار کی ۔ پس اُن کا ایمان بڑھا دیا ۔ اور فرمایا ۔

(۶) ان کو سوا ایمان اور تسلیم کے زیادہ نہیں کیا ۔

اور اللہ تعالیٰ ہی کے لئے محبت اور اللہ تعالیٰ ہی کیلئے بغض یہ دونوں امر بھی ایمان میں داخل ہیں ۔ اور عمر بن عبد العزیز نے عدی بن عدی کو یہ لکھ بھیجا ۔ کہ ایمان کے لئے کچھ فرائض ہیں ۔ اور کچھ شرائع ہیں ۔ اور کچھ حدود ہیں ۔ اور کچھ سنتیں ہیں ۔ جس نے ان کی تعمیل کی ۔ اس نے ایمان کو کامل کر لیا ۔ اور جس نے ان کی تکمیل نہ کی ۔ اس نے ایمان کو پورا نہ کیا ۔ اور اگر میں زندہ رہا ۔ تو میں ان امور کو تم سے بیان کروں گا ۔ تاکہ تم اُن پر عمل کرو ۔ اور اگر میں مر گیا ۔ تو میں تمہارے پاس رہنے کے لئے حریص نہیں ہوں ۔

اور ابراہیم علیہ السلام نے کہا تھا ۔ کہ "میرا دل مطمئن ہو جاوے" ۔ اور معاذ بن جبل نے کہا ۔ کہ کچھ دیر ہمارے پاس بیٹھو تاکہ ہم مومن ہو جاویں ۔ اور ابن مسعود نے فرمایا ۔ یقین ایمان نام ہے ۔ اور ابن عمر رض نے کہا ۔ کہ بندہ تقویٰ کی حقیقت کو نہیں پا سکتا ۔ جب تک اس چیز کو چھوڑ دے جو سینہ میں کھٹکے ۔ اور مجاہد نے کہا ۔ شرع لکم من الدین ما وصی بہ نوحا کا یہ مطلب ہے ۔ کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو اور نوح کو ایک ہی دین کی تعلیم دی ہے ۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ۔ کہ شرعۃ اور منہاج کے معنے راہ اور طریقہ کے ہیں اور تمہارا دعا کرنا ایمان ہے ۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہدو کہ میرا رب تمہاری پرواہ ہی کیا رکھتا ہے ۔ اگر تم اس کو نہ پکارو ۔ اور دعا کے معنے لغت میں ایمان کے ہیں ۔

نوٹ :۔ کتاب الایمان کا پہلا باب ایک معرکۃ الآرا باب ہے ایمان کی کمی بیشی کے متعلق علماء اسلام میں بڑے بڑے مباحثے ہوئے ۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن کریم کی متعدد آیات

الایمان یزید وینقص | اپنے دعویٰ میں پیش کی ہیں ۔ جن سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ ایمان کا بڑھنا یقینی امر ہے ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ امام صاحب کی نظر قرآن مجید کے مطالب پر کیسی وسیع ہے ۔ وہ اپنے طریق استدلال میں قرآن کریم سے کس طرح پر استشہاد کرتے ہیں ۔ بہرحال قرآن مجید کی آیات بینات کے مقابلہ میں دوسرے اقوال حجت نہیں ہو سکتے ۔ رہی یہ بات کہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے ایمان کی کمی بیشی کے متعلق بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف ظاہر کیا ۔ اس کی تطبیق حضرت امیر المومنین نور الدین مدظلہ العالیٰ نے جو بتائی ہے ۔ وہ اپنے موقعہ پر اسی نوٹ میں آتی ہے ۔

انسان کے علم و معرفت میں ترقی کا ہونا ایک یقین امر ہے ۔ جو ہمارے مشاہدہ میں آتا ہے ۔ اور وہ لوگ جو مذہب اور ایمان کے نام سے چڑھتے ہیں ۔ وہ بھی اس کو تسلیم کرتے ہیں ۔ پھر قرآن مجید ہی میں علم کے جو تین مراتب علم الیقین ۔ عین الیقین ۔ حق الیقین بیان کئے گئے ہیں ۔ وہ ایمان ہی کی ترقی یافتہ شانیں ہیں ۔ اور ان کو مراتب معرفت بھی کہتے ہیں ۔ اور اسی طرح پر ایمان ۔ ایقان ۔ عرفان یہ بھی مدارج ایمان کہلاتے ہیں ۔ اور اُن میں سے ہر ایک پہلی سے ترقی یافتہ حالت کا نام ہے ۔

اس مسئلہ پر کسی قدر تفصیل سے ابھی بحث کرتے ہیں ۔ پہلے یہ معلوم ہونا چاہیئے ۔ کہ ایمان ہے کیا چیز ؟ ایمان کی تعریف اس زمانہ کے امام حجۃ الاسلام نے یوں فرمائی ہے (دیکھو ایام الصلح صفحہ ۱۳)

ایمان کیا ہے ؟ | ایمان کی تعریف کے متعلق بھی مباحثہ ہوا ہے ۔ بعض کا خیال ہے ۔ کہ ایمان صرف دل کی بات ہے ۔ منہ سے کچھ کہنا یا اعضاء سے اس کے موافق کچھ کرنا ضروری نہیں ۔ مگر جب اس پر ان سے مواخذہ کیا گیا ۔ تو اتنا اور بڑھا دیا ۔ کہ تصدیق ما جاء بہ الرسول ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ لے کر آئے ہیں ۔ اس کی تصدیق بھی ضروری ہے ۔ بعض نے کہا ۔ کہ ایمان معرفت القلب کا نام ہے ۔ بعض نے کہا ۔ کہ ہم دل کی بات کیا جانیں ۔ زبان سے اقرار ہو ۔ اور اس پر ھل شققت قلبہ کی دلیل بھی پیش کی ۔ بعض نے کہا ۔ کہ دل میں معرفت ہو اور زبان سے اقرار ہو ۔ کسی نے کہا ۔ کہ ایمان تو اعمال کا نام ہے ۔ ترک مناہی اور تعمیل اوامر کو ایمان کہتے ہیں ۔

امیر المومنین نور الدین کا مذہب | مگر میرا مذہب (امیر المومنین نور الدین کا) جو قرآن کریم سے پایا جاتا ہے ۔ اور بخاری صاحب نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کی پاک تعلیم سے ظاہر کیا ہے ۔ یہ ہے ۔

ایمان نام ہے دل کے اندر ارادے سے یقین کرنا اور زبان سے اقرار کرنا ۔ اور اعمال کے ذریعے کر کے دکھا دینا ۔

اس لئے کہ ایمان کی اصطلاحیں یہ ہیں ۔ اوّل ۔ احکام دنیا اس پر مترتب ہوں ۔ یہ صرف اقرار زبان سے ہو سکتا ہے ۔ کسی نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ دیا ۔ اور کہا کہ میں مسلمان ہوں ۔ ہم نے اس کو مسلمان سمجھ لیا ۔ دوم ۔ جن پر عاقبت کا مدار ہو ۔ یہ تصدیق و یقین قلب پر موقوف ہے ۔ اور اس کے ساتھ لسانی اقرار ۔ سوم ۔ اس معرفت اور اقرار کا عملی اثر پیدا ہو ۔ اس سے اعمال صالحہ کی ضرورت لازم آتی ہے ۔ اس لئے ایمان سچے عقاید اور اقرار زبان اور پاک اعمال کے مجموعہ کا نام ہوا ۔

پھر ایمان ایک آرام دل ہے ۔ (اور خدا کا فضل ہے کہ مجھے بھی حاصل ہے حضور الدین) جو مقربین کو حاصل ہوتا ہے ۔

اس کے مقابل میں نفاق ہوتا ہے ۔ جبکہ تصدیق نہ رہے اور جب اعمال صالحہ فوت ہو جاویں ۔ تو پھر فاسق ہو جاتا ہے ۔ یہ حالتیں غلبۃ السیف یا حجاب رسم عادت سے پیدا ہوتی ہیں ۔ اور یا محبت الدنیا اور بال بچے کے فکر سے جب کہ انسان اس میں منہمک ہو جاوے ۔ اور کبھی کبھی سستیاں دیکھتا ہے غرض ایمان کے لئے یہ تین چیزیں ضروری ہیں ۔ معرفت قلب ۔ اقرار لسان اور اعمال جوارح اور ان میں سے تسکین قلب اور احکام دنیا کی تربیت جیسے اخوۃ مع المومنین اور انصرام امور دنیا اور اعمال صالحہ اور اخلاق فاضلہ پیدا ہوتے ہیں ۔

ایمان کی تفصیل | ایمان کی تعریف کے بعد میں اس کی کسی قدر تصریح کرتا ہوں ۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان ۔ فرشتوں پر ۔ اللہ تعالیٰ کی کتابوں پر ۔ اللہ تعالےٰ کے نبیوں پر ۔ تقدیر اور حشر نشر ۔ جنت و نار حق ہیں ۔

اللہ تعالےٰ کے متعلق یہ کہ وہ لیس کمثلہ شیء ہے اور اس کے ماسوا اس کی مخلوق ہے ۔ وہ اپنی ذات ۔ اسماء ۔ افعال اور محامد میں لیس کمثلہ شیء ہے ۔

پھر محبۃ اللہ ۔ الحب للہ ۔ البغض للہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ۔ اخلاص ۔ توبہ

پھر خوف اور رجا (اللہ ہی سے ڈرنا ۔ اللہ ہی سے امیدوار ہونا) ناامید نہ ہونا ۔ شکر ۔ وفا ۔ صبر ۔ تواضع ۔ پھر شفقت ۔ رضا بالقضاء ۔ توکل ۔ دل میں کھوٹ نہ ہو ۔ غضب نہ کرنا ۔ دغا اور کپٹ نہ ہو ۔ حب الدنیا نہ ہو ۔

مندرجہ بالا امور قلب سے تعلق رکھتے ہیں ۔ ان کے مقابل بذریعہ اظہار لسان ایمان کی تفصیل یوں ہے ۔

زبان سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار ۔ قرآن مجید کی تلاوت ۔ تحصیل علم ۔ دعائیں کرنا ۔ استغفار کرنا ۔ ذکر کرنا اور لغو کو ترک کرنا ۔

اعمال میں اس کا ظہور یوں ہوتا ہے :۔

وضو کرنا اور بدن کو پاک رکھنا ۔ نماز پڑھنا ۔ صدقہ دینا ۔ روزہ رکھنا ۔ حج اور اعتکاف کرنا اور ہجرت کرنا ۔

پھر وفا بالنذر ۔ ستر عورت (شرمگاہ کو ڈھانپنا) کفارہ کا ادا کرنا ۔ قربانی کرنا ۔ جنازہ کی نماز ۔ ادا قرض ۔

پھر صدق معاملات ۔ سود چھوڑ دینا ۔ ادائے شہادت ۔ کتمان شہادت کو چھوڑنا ۔ بدکاریوں سے بچنا ۔ اہل و عیال اور خدام کے حقوق کی نگہداشت ۔ والدین سے سلوک ۔ اولاد کی تربیت اور صلہ رحمی کرنا اور احکام کی اطاعت ۔ اصلاح کے کاموں میں شریک ہونا ۔ خواہ لڑائی کے ذریعہ اصلاح ہو ۔ اس ضمن کے ماتحت قیام حکومت (اولو الامر) حکومت کی فرمانبرداری ۔ جماعت کی اتباع تعاون علی البر ۔ امر معروف ۔ نہی عن المنکر ۔ حدود کا قائم کرنا ۔

جہاد (سعی فی الدین) ماتحتوں کا ادا کرنا۔ پڑوسیوں کا اکرام۔ حسن معاملہ نیک کاموں میں چندہ دینا۔ فضولیات کو چھوڑ دینا۔ السلام علیکم اور چھینک کا جواب دینا۔ بےہودہ باتوں کو چھوڑنا۔ اور راستوں کو صاف کرنا۔

یہ ایمان کی تصریح ہے۔

پھر فرمایا۔ کہ ایمان کے لئے کچھ فرائض ہیں۔ کچھ حدود ہیں۔ کچھ شرائع ہیں۔ اور کچھ سنن ہیں۔ ان امور کی تفصیل بھی اوپر گذر چکی ہے۔ کیونکہ کچھ ابتدائی باتیں ہوتی ہیں۔ جن کو شرائع کہتے ہیں۔ اور حدود سیاسی امور اور تعزیرات سے تعلق رکھتے ہیں۔ فرائض نماز وغیرہ امور کی تفصیل بھی آچکی ہے۔

غرض ایمان ارادہ قلب اور اعمال جوارح پر اطلاق پاتا ہے۔ یہ بالکل سچ ہے۔ کہ تکمیل ایمان اعمال صالحہ کے بدون نہیں ہو سکتی۔ اور ایمان کامل بالطبع اعمال صالحہ کے صدور کو چاہتا ہے۔ قرآن مجید میں جہاں ان الذین آمنوا فرمایا وہاں عملوا الصالحات کی قید بھی ساتھ ہی ہے۔ اور ایک عجیب بات یہ کہ ابتدائے قرآن کریم میں یومنون بالغیب کے ساتھ اعمال یا ارکان اسلام کی تعلیم ہے۔ یقیمون الصلوٰۃ وغیرہ الاخر اس سے صاف ثابت ہے۔ کہ وجود ایمان بدون اعمال اور اقرار لسان کامل نہیں ہے۔

الایمان یزید و ینقص

ان امور کے بیان کے بعد اب پھر الایمان یزید و ینقص کے مسئلہ پر کچھ بحث کی جاتی ہے۔ جو بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن مجید کی آیات کو پیش کیا ہے۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قول و لکن لیطمئن قلبی سے ظاہر کیا ہے۔ کہ ایمان ترقی کرتا ہے۔ کیونکہ انہوں نے اس سوال کے جواب میں کہ کیا تو ایمان نہیں رکھتا۔ فرمایا۔ کہ ایمان تو رکھتا ہوں۔ مگر میں اطمینان کے درجہ پر ترقی کرنا چاہتا ہوں۔

پھر معاذ کا قول بھی اس کا موید ہے۔ کیونکہ اس نے جو کہا کہ تھوڑی دیر ہمارے پاس بیٹھو تاکہ مومن ہو جائیں۔ مومن تو پہلے ہی وہ تھے۔ مراد یہی ہے۔ کہ ایمان بڑھائیں۔

عدی ابن عدی کا مکتوب بھی ایمان کے مراتب بتاتا ہے۔ کوئی شخص گویا مومن کامل نہیں ہوتا۔ جب تک ایمان کے حدود۔ فرائض۔ شرائع اور سنن کی تکمیل نہ کرے۔ یہاں ہی اس امر کا ذکر بھی کر دینا ضروری ہے۔ کہ شرعۃ اور منہاج کے معنے بنا دیئے گئے ہیں۔ شرعۃ سے قواعد و حدود شریعت اور منہاج سے مراد سنت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

ایمان کی کمی بیشی کا مسئلہ بہت صاف ہو چکا ہے۔ تاہم مزید تصریح کے لئے میں چند دلائل اور پیش کرتا ہوں۔ اول ایمان علم اور تصدیق کا مجموعہ ہے۔ اور علم اور تصدیق کے مدارج مختلف ہوتے ہیں۔ بعض میں یہ بات زیادہ قوی زیادہ پختہ اور شک و ریب سے بالکل دور ہوتی ہے۔ اور یہ ایک ایسا امر ہے۔ کہ ہم اپنے ذاتی تجربہ سے مشہودات میں محسوس کرتے ہیں۔ ایک ہی چیز کو مختلف آدمی دیکھتے ہیں۔ یا ایک آواز کو سنتے ہیں۔ یا ایک خوشبو کو سونگھتے ہیں۔ یا ایک ہی طعام کو چکھتے ہیں۔ مگر ان میں فرق ہوتا ہے۔ پھر کوئی وجہ نہیں۔ کہ قلبی معرفت اور قلبی تصدیق میں مدارج نہ ہوں۔ خود کلام اللہ کے معانی کے فہم میں کتنا فرق ہوتا ہے۔ اسی اعتبار سے ایمان میں بھی فرق ہوتا ہے۔ اور یہ اس کی کمی بیشی پر ایک بین دلیل ہے۔

دوم۔ اعمال القلوب مثلاً اللہ کی محبت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت۔ خشیۃ اللہ۔ رجا وغیرہ سب ایمان ہیں۔ جیسا کہ اوپر تفصیل کی ہے۔ اور یہ ظاہر بات ہے۔ کہ لوگ ان میں ایک دوسرے سے متفاضل ہوتے ہیں۔ اور یہ ثبوت ہے ایمان کی کمی بیشی کا۔

سوم۔ اعمال ظاہری میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔

چہارم۔ انسان جو ما السر یہ کو یاد رکھے۔ اور ہر وقت انہیں زیر نظر رکھے۔ وہ اس سے کامل ہے۔ جو تصدیق تو کر دے۔ مگر پھر ان سے غافل ہو جاوے۔ کیونکہ غفلت ایمان کو گھٹا دیتی ہے۔ اور ایمان تصدیق ذکر اور استحضار کا کمال علم و یقین کے کمال کا موجب ہے۔

پنجم۔ جو تصدیق جو عمل کی تحریک کرے۔ اس سے ضرور افضل ہے۔ جس سے عمل کی قوت پیدا نہ ہو۔ یا یوں کہو۔ کہ ایسا ایمان جس کا ثمرہ اعمال صالحہ ہوں۔ اس ایمان سے ضرور افضل ہے۔ جس کا ثمرہ اعمال صالحہ نہ ہوں۔ تو کیا اس سے ظاہر نہیں کہ ایمان کے مدارج ہیں۔ ان بدیہی باتوں پر اگر نظر نہ بھی کی جاوے تو بھی قرآن مجید نے اس مسئلہ کو خوب کھول کر بیان کر دیا ہے۔ اور بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن مجید سے متعدد آیات پیش کی ہیں۔ ان کے علاوہ ذیل کی آیات بھی اس کی موید حق ہیں۔

(۱) انما المومنون اذا ذکر اللہ وجلت قلوبھم واذا تلیت علیھم ایاتہ زادتھم ایمانا وعلی ربھم یتوکلون۔

یہ ایک ایسی بات ہے۔ جس کو ہر شخص مومن جبکہ اس پر قرآن مجید کی آیات تلاوت کی جاویں محسوس کرتا ہے۔ یعنی قرآن مجید کے فہم اور اس کے معانی کی معرفت سے ایک خاص قسم کا ایمان (جو پہلے نہ تھا) اس کے قلب میں پیدا ہوتا ہے اور بڑھتا ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ڈیفنس

حنفی لوگوں کا مذہب ہے۔ کہ ایمان گھٹتا بڑھتا نہیں۔ حضرت امیر المومنین نور الدین فرماتے ہیں۔ کہ میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت کبھی وہم نہیں کر سکتا۔ کہ انہوں نے نعوذ باللہ ان آیات کو نہ سمجھا ہو۔ اتنا بڑا فقیہہ اور امام۔ اگر قرآن کریم کو نہیں سمجھتا۔ تو پھر دوسرے مسائل پر کہاں بھروسہ کیا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل سے اس حسن ظن کی وجہ سے جو اس نے مجھے عطا کیا ہے۔ میں نے اس نکتہ معرفت کو سمجھا۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ امام ابوحنیفہ ججمنٹ کرتے تھے۔ وہ فقیہہ تھے۔ ان کے دربار میں مقدمات آتے تھے۔ جن کا فیصلہ انہیں کرنا پڑتا تھا۔ اب یہ ظاہر امر ہے۔ کہ وہ مقدمات میں اس قسم کا لحاظ نہیں کر سکتے تھے۔ کہ فلاں بڑا مومن ہے۔ اور تہجد گذار ہے۔ اور فلاں نہیں۔ اس لئے انہوں نے ان قضایا کے فیصلہ کے لئے کہا ہوگا۔ کہ تصفیہ قضایا میں ایمان کی کمی بیشی کوئی نہیں۔

قضا اور قانون کے محکمہ کو اس سے تعلق نہیں۔ لیکن پیچھے آنے والوں نے غلطی سے اس نکتہ کو نہیں سمجھا۔ اور یہ قرار دیا کہ گویا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ ایک ایسے امر سے انکار کرتے تھے۔ جس کی صراحت قرآن کریم میں موجود ہے۔ اور یہ ان لوگوں کی غلطی ہے۔ اصل بات یہی ہے۔ جو میں خدا کے فضل سے سمجھا ہوں۔ الغرض ایمان بڑھتا ہے۔

حیات نور کے متعلق

ایک حنفی پر اتمام حجت

جموں میں ایک طالب علم مجھ سے پڑھتا تھا۔ اس نے مسئلہ الایمان یزید و ینقص کے ضمن میں کہا۔ کہ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی نے اس مسئلہ کا فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ (نعوذ باللہ) امام بخاری بے وقوف تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں قرآن مجید نازل ہوتا تھا۔ اور نزول آیات سے ایمان بڑھتا تھا۔ لیکن اب جب کہ قرآن مجید کا نزول نہیں ہوتا۔ پھر الایمان یزید و ینقص کیسے درست ہو سکتا ہے؟

حضرت امیر المومنین نے اس کے جواب میں ایسے کہا۔ کہ تمہارا مذہب تباہ ہو گیا۔ کیونکہ تم اور رشید احمد دونو تقلید کو ضروری جانتے ہو۔ اگر مجتہد کے اجتہادات بڑھتے ہیں۔ تو صاف ظاہر ہے۔ کہ ایمان بڑھتا ہے۔ اور اگر نہیں تو پھر تم بتاؤ۔ کیا یہ صحیح ہے۔ اس پر وہ خاموش ہو گیا۔

بخاری پر اعتراض اور ان کا جواب

میں نے بخاری کو بہت پڑھا ہے۔ اور لوگوں نے اس پر جو جرح کی ہے جہاں تک میری عقل و فکر ہے تمہیں سمجھاتا ہوں۔ کہ وہ محض بے اصل ہیں۔ میرے علم میں بخاری پر جرح کی ۱۶ وجہیں ہیں۔

اول کسی کو کہا قدری ہے۔ (۲) کسی کو کہا شیعہ ہے (۳) کسی کو کہہ دیا جہمی ہے (۴) بنو امیہ کی سلطنت کو اچھا سمجھتا تھا۔ (۵) شامی تھا۔ (۶) کسی کا حافظہ گھٹ گیا (۷) فلاں کی حدیث جائز نہیں۔ اس نے کسی سے تحفہ لے لیا۔ یا امراء کے ہدایا لیتا تھا۔ (۸) خارجی ہے (۹) اس کے گھر حدیث پڑھنے گئے۔ تو اندر سے قرآن شریف برنگ راگ پڑھنے کی آواز آئی (۱۰) ایسے لوگوں سے روایت کی جو ... کے پاس بیٹھے۔ (۱۱) کسی سے رنج ہے۔ (۱۲) کبھی ناموں میں شبہ ہو گیا۔ (۱۳) فلاں آدمی کسی امیر کے گھر گیا تھا۔ (۱۴) ایک کی نسبت طعنہ کیا کہ وہ تمسخر اور مخول کرتا تھا۔ غرض اس قسم کے امور پیش کر کے ان لوگوں نے کہا ہے۔ کہ بخاری نے ان سے روایت کی ہے۔

میں نے ان امور پر خوب غور کی۔ تو مجھے معلوم ہوا۔ کہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا دل بہت وسیع تھا۔ اور خدا نے میرے دل میں بھی اپنے فضل سے وسعت دی ہے۔

انہوں نے اسی وسعت حوصلہ کی بنا پر ہر قسم کے لوگوں سے حق کو لیا ہے۔ شیعہ۔ خارجی۔ جہمی۔ اباضیہ۔ سنی۔ صوفی۔ قدری وغیرہ ہر قسم کے لوگ موجود تھے۔ اس لئے بخاری نے صداقت اور راستبازی کو مقدم کر کے ۱۸۰۰ شیخ سے حدیث لی ہے۔ اور ان کے استادوں نے فخر سے کہا ہے۔ کہ ہم نے بخاری سے بخاری پڑھی ہے۔ میری سمجھ میں مومن کو جہاں سے صداقت ملے اسے لینی چاہیئے۔ مندرجہ بالا امور میں صرف آخری امر کے متعلق میری طبیعت میں بھی غور کی ضرورت محسوس ہوئی۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ سنجیدگی اور متانت بڑی ضروری چیز ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث کا راوی بڑا متین ہونا چاہیئے۔

اس خیال پر میں نے بہت کتابیں پڑھیں۔ تو آخر یہ راز مجھ پر کھل گیا۔ ایک شخص ایسا تھا۔ جس نے ایک حرکت کی تھی۔ اس کو سمجھنے کے لئے میں تمہیں یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ ہولیوں میں جیسے لوگ ایک روپیہ زمین میں گاڑ دیتے ہیں۔ اور کوئی اجنبی اسے اٹھاتا ہے۔ تو لوگ ہنستے ہیں۔ اسی طرح پر بصرہ میں چند بدمعاش ایک تھیلی رکھ دیتے تھے۔ انہوں نے اس کے انسداد کے لئے گویا ایک شخص کو کہا۔ کہ اس قسم کی تھیلی بناؤ۔ اور اس کو کانچ سے بھر لو۔ اور جب اس کو اٹھانے لگو۔ تو اس تھیلی کی بجائے یہ کانچ والی تھیلی رکھ دینا۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور بصرہ والے سخت شرمندہ ہوئے۔ اس طرح پر اس نے اپنے مذہب کے موافق ان کو مالی سزا دے دی۔ تو کیا ہرج ہوا۔ اس کو پڑھ کر میرا خیال تو جاتا رہا۔ غرض صداقت اور راستبازی کو مقدم کر کے جہاں سے ملے لے لو۔

الحکم کا سیرت مسیح موعود نمبر

۲۱ مئی ۱۹۲۱ء کو حسب معمول الحکم کا ایک خاص نمبر سیرت مسیح موعود نمبر کے نام سے شائع کیا جائیگا۔ یہ نمبر مئی کے چاروں پرچوں کا مجموعہ ہوگا۔ ٹائیٹل پیج سمیت ۲۴ صفحات کا اخبار ہوگا۔ کاغذ کی گرانی کی وجہ سے پرچہ کی قیمت ۳ فی پرچہ ہوگی۔ جو احباب چاہتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت نمبر کی مفت اشاعت کے لئے پرچے خریدیں۔ وہ مہربانی کر کے جلد اپنے آرڈر بھیجیں۔ پرچہ کے متعلق اس قدر کہہ دینا کافی ہوگا۔ کہ وہ نہایت محنت اور توجہ سے ایڈٹ کیا جائیگا اور اپنے مضامین کی وجہ سے سابقہ نمبروں سے انشاء اللہ تعالیٰ بڑھ جائیگا۔

چوہدری محمد عمر صاحب احمدی کے حالاتِ زندگی

چوہدری محمد عمر صاحب موضع رجولی ضلع انبالہ اکیلے احمدی تھے۔ وہ مورخہ ۹ر۱۰ر فروری کی درمیانی رات کو فوت ہوگئے اُن کا جنازہ وہاں غیر احمدیوں نے پڑھا۔ مرحوم بہت مخلص اور نیک نوجوان نئے احمدی تھے۔ اُن کے مندرجہ ذیل حالات اخبار الحکم میں شائع فرما کر مشکور فرماویں۔

(محمد مستقیم بی اے ایل۔ بی (انبالہ)

مورخہ ۹ر ۱۰ فروری کی درمیانی شب کو چوہدری محمد عمر صاحب کا موضع رجولی ضلع انبالہ میں انتقال ہوگیا۔ اس گاؤں میں سوائے ان کے اور کوئی احمدی نہ تھا۔ جماعت احمدیہ انبالہ شہر کو ایسے تنگ وقت میں اطلاع ملی کہ احباب جماعت موضع راجولی مورخہ ۱۰ر فروری کو ۳ بجے دن بمجلت تمام پہنچ سکے۔ انبالہ شہر سے تقریباً بارہ بجے دن کے تار دیا گیا تھا۔ کہ تین بجے کی گاڑی کا انتظار کریں اور پھر دفن کریں۔ مگر تار تو چار بجے شام پہنچا۔ اور ہم خود تین بجے دن کے پہنچ گئے۔ اُن کو گاؤں کے لوگوں نے ہی دفن کر دیا۔ اور غیر احمدیوں نے ہی جنازہ پڑھا۔ احباب جماعت انبالہ شہر نے مورخہ ۱۱ر فروری کو نماز جنازہ غائب پڑھی۔ مرحوم عرصہ تین سال سے حلقہ احمدیت میں داخل ہوئے تھے۔ بہت مخلص اور جوشیلے احمدی تھے۔ مرحوم کے احمدی ہونے پر ان کے تمام رشتہ داروں کے علاوہ گرد و نواح کی راجپوت برادری نے بھی ان سے قطع تعلق کر لیا تھا۔ حتیٰ کہ ان کے کھانے پینے کے برتن بھی علیحدہ کر دیئے تھے۔ مرحوم کے پانچ اور بھائی ہیں۔ والدین حیات ہیں۔ اور پسماندگان سے ایک بیوی اور ایک سال کی عمر کا ایک لڑکا ہے۔ مرحوم کی بیوی گو احمدی نہیں ہے۔ مگر اس نے مرحوم سے ہر طرح ہمدردی کی۔ اور خورد و نوش میں حتی الوسع امداد کی۔ مرحوم کو جب چاروں طرف سے بہت ہی تنگی محسوس ہوئی۔ تو مرحوم نے کچھ عرصہ کے لئے قادیان دارالامان میں آکر قیام کیا۔ اور محنت اور مزدوری کر کے اپنا گذارہ کیا۔ تقریباً تین ماہ قادیان دارالامان میں گذارنے کے بعد واپس اپنے گاؤں آگئے۔ گو گاؤں والے ان کو مسجد میں نہیں آنے دیتے تھے۔ مگر وہ باقاعدہ پانچ وقت نماز پڑھتے اور تہجد کے پابند رہے۔ اور بجائے لوگوں سے ڈرنے کے اپنے حلقہ اثر میں تبلیغ کو جاری رکھا۔ چنانچہ اس گاؤں کا امام مسجد ان سے بہت قریب ہوگیا۔ اور مخالفت ترک کر دی۔ یہ وہی مولوی ہے جس نے مرحوم کا جنازہ اس حالت میں پڑھا۔ جب کہ مرحوم کی لاش رات سے دو بجے دن تک پڑی رہی۔ اور گرد و نواح کے لوگوں نے دفن کرنے سے انکار کر دیا۔ اور بعض نے تو لاش کو جلانے کا مشورہ دے دیا۔ مرحوم کی آمد اکثر انبالہ شہر رہتی تھی۔ وہ ہمیشہ مسجد احمدیہ انبالہ شہر میں آکر قیام کرتے اور باقاعدہ نماز و درس میں شامل ہوتے تھے۔ معاملہ کی صفائی۔ ہمدردی، سچ اور پابندی احکام دین کا مرحوم کے لواحقین و اہل قریہ پر اس قدر گہرا اثر ہے۔ کہ مرحوم کی عدم موجودگی اور بعد وفات بھی کسی نے مرحوم کے خلاف کچھ نہ کہا۔ بلکہ تعریف ہی کرتے ہیں۔

مرحوم نے عرصہ ایک سال سے اخبار فاروق اپنے نام جاری کرایا تھا۔ جو دوسرے لوگوں کو پڑھ کر سناتے تھے۔ اور اس طرح پر اعلائے کلمۃ اللہ میں حصہ لیتے رہے۔ انبالہ شہر کے جلسوں میں بھی اکثر شریک ہوتے رہے۔ مرحوم کو نمونیہ کا دوسرا حملہ ہوا جس سے مرحوم جانبر نہ ہو سکے۔ مرحوم نے آخری دم تک نماز کو ترک نہیں کیا۔ اور آخری وقت بھی جب کہ ایک لڑکی سے قرآن شریف سن رہے تھے۔ لڑکی نے کوئی لفظ غلط پڑھا۔ تو اس کو بتانے کے لئے جو انگلی اس لفظ پر رکھی۔ تو بس انگلی قرآن شریف پر رکھی رہ گئی اور روح اُن کے جسم عنصری سے پرواز کر گئی۔ مرحوم کی عمر نے تیس سال سے تجاوز نہیں کیا۔ مگر مرحوم کے اخلاق اور چال چلن ایسا رہا۔ کہ گاؤں والے اُن کے مداح ہیں۔ اس گاؤں میں احمدیت کا یہ اکیلا پودا تھا۔ جو اب مرجھا چکا ہے۔ مگر اپنے ماحول کو ایسا چھوڑ گیا۔ جو کہ وہ اثر لئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ احباب جماعت سے استدعا ہے۔ کہ احمدیت کی ترقی کے لئے دعا فرماویں۔ اور مرحوم کی نماز جنازہ غائب پڑھیں۔ اور ضلع انبالہ میں چونکہ جماعت بہت کم ہے۔ اور اس سال بہت سے احمدی دوست قانون طبعی کے ماتحت فوت ہو چکے ہیں۔ اور نئے دوست ابھی طیار نہیں ہوئے۔ کہ انکی جگہ لے سکیں۔ اسلئے جماعت کی ترقی کیلئے بھی دعا فرماویں۔

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کی سیرت میں سے ایک امر

قابل توجہ نوجوانان جماعت احمدیہ

(جناب مولوی غلام احمد صاحب مولوی فاضل کی قلم سے)

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ہمارے ایمان کے مطابق خدا تعالیٰ کی طرف سے موعود خلیفہ ہیں۔ آپ کے متعلق حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی ایک پیشگوئیوں میں وعدہ دیا۔ مثلاً کسی موقعہ پر تو آپ نے **یتزوج ویولد له** کے مبارک الفاظ میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کا ذکر فرمایا۔ اور کسی موقعہ پر **یکون فی آخر الزمان خلیفة** کے مبارک الفاظ میں ذکر فرمایا۔ کہ تبلیغی میدانوں میں آپ بے دریغ روپیہ خرچ کریں گے۔ اور کسی موقعہ پر آپ نے مہدیٔ آخر زمان کا ذکر فرماتے ہوئے **علی مقدمة رجل یقال له منصور یوطئ اول محمد کما وطنت قریش** کے الفاظ میں ذکر فرماتے ہوئے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مظفر و منصور ہونے کی پیشگوئی فرمائی۔

پھر اولیاء امت نے بھی مہدی آخر زمان کے ذکر میں آپ کے متعلق پیشگوئی کی ہے۔

ان سب کے آخر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے اپنی مقدس وحی میں آپ کے متعلق بارہا ذکر فرمایا۔ اور اس تفصیل سے ذکر فرمایا ہے۔ کہ شاید ہی کسی نبی اور ولی کے متعلق اس تفصیل سے ذکر موجودہ کتب میں موجود ہوگا۔ وہ تفصیل بھی ایسے رنگ میں ہے۔ کہ جس سے امیرالمومنین ایدہ اللہ کی سیرت مقدسہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی پڑتی ہے۔ کسی وحی میں آپ کے ایمان و ایقان۔ کسی وحی میں آپ کے علوم قرآنیہ میں ماہر ہونے۔ کسی وحی میں آپ کے اولوالعزم ہونے۔ کسی وحی میں آپ کے جملہ مقاصد میں کامیاب ہونے۔ کسی میں قوموں کی رستگاری۔ کسی وحی میں آپ کے ذریعہ اسیروں کی آزادی کے متعلق پیشگوئی کی گئی ہے۔

مجھے یقین ہے۔ کہ مختلف حضرات اہلِ قلم نے جوبلی کے موقعہ پر الفضل، الحکم و فاروق وغیرہ اخبارات و رسائل میں اپنے اپنے علم کے مطابق حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی سیرت مقدسہ کے مختلف پہلوؤں پر مضامین لکھکر ثواب حاصل کیا ہے۔ مجھے بھی میرے ایک محسن نے اس موقعہ پر تحریک فرما کر الدال علی الخیر کفاعلہ کے رنگ میں ثواب حاصل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اجر دے۔ آمین۔

میں نے مناسب سمجھا کہ جماعت احمدیہ کے طرۂ امتیاز کام "تبلیغ اسلام" میں جس امر کی اشد ضرورت ہے۔ اور جس امر کو نوجوانوں میں پیدا کرنے کے لئے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بارہا ارشاد فرما چکے ہیں۔ اور اپنا اسوہ حسنہ بھی بیان فرما چکے ہیں اس امر کے متعلق کچھ تحریر کر کے ثواب حاصل کروں۔

فارسی زبان میں مثل مشہور ہے کہ

خفتہ را خفتہ کے کند بیدار

یعنی جو خود سویا پڑا ہے وہ دوسرے کو کیسے بیدار کر سکتا ہے۔ آج "تبلیغ اسلام" جیسے مقدس کام میں بھی یہی ضرب المثل کام فرما ہے۔ مسلمانوں نے قرآن کریم پر غور و تدبر کرنا چھوڑ دیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ میدان استدلال میں گر گئے۔ اور عیسائیوں آریوں کے اعتراضوں کا جواب نہ دے سکنے کی وجہ سے ہزارہا مسلمان ہندوؤں اور عیسائیوں کی آغوش میں چلے گئے۔ مگر جونہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ظہور ہوا۔ عیسائی آریہ حملہ آوروں کو لینے کے دینے پڑ گئے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد پورا ہوتا ہوا ہر مخالف و موافق نے دیکھا۔ کہ

اب یقیں سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن

جماعت احمدیہ کی میدان استدلال میں دوسری اقوام پر کامیابی کا یہی راز ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لائے ہوئے جدید علم کلام پر ان کے اعتقادات کی بنیاد ہے۔ آج احمدی جماعت کا کوئی فرد دوسرے مذاہب کے کسی عالم کے مقابل پر اس غلطی کی وجہ سے زک اٹھاتا ہے۔ کہ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کرام کی کتب کا مطالعہ نہیں کیا ہوتا۔ اور اس کے مقابل پر جن لوگوں نے ان کتب کا مطالعہ کیا ہوتا ہے۔ وہ بلا دریغ ہر میدان میں بڑے وثوق سے مقابلہ کیلئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور بفضلہ تعالےٰ کامیاب رہتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی وجہ سے اپنے وابستگان دامن کو اس امر کی تنبیہہ فرمائی ہے۔ کہ جو شخص کم از کم تین دفعہ ہماری کتب کا مطالعہ نہیں کرتا۔ مجھے اس کے ایمان کے متعلق شبہ ہے (سیرۃ المہدی) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بارہا اس امر کی تاکیدی ہدایات فرمائی ہے۔ کہ نوجوانوں کو مطالعہ کرنے کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ اندر دن رات کے چوبیس گھنٹوں میں کوئی ایک وقت اس امر کیلئے مخصوص کر دینا چاہیئے۔ جس میں وہ خالی الذہن ہو کر کسی نہ کسی کتاب کے چند اوراق کا مطالعہ کر کے اپنے علم میں زیادتی کرتے رہیں۔ اور اس ضمن میں آپ نے اپنا اسوہ حسنہ بھی کئی دفعہ بیان فرمایا ہے۔ کہ آپ بھی ضرور ایسا مطالعہ کرنے کے عادی ہیں۔ اور کہ خواہ سونے سے قبل ہی ہو آپ ضرور کسی نہ کسی کتاب کا مطالعہ فرماتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جس کسی علم کے متعلق آپ کو کسی بڑے استعفے سے گفتگو کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ آپ نے اس ماہر شخص پر بھی ثابت کر دیا ہے۔ کہ اس سے زیادہ آپ نے اس فن میں کتابیں مطالعہ کی ہیں۔ اور ایسے امور کا تذکرہ الفضل کے کالموں میں بھی بارہا آچکا ہے۔ اور حضور کے در جاں نثار خادم جنہیں خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے حضور کی خدمت میں رہنے حضور کی اقتداء میں نمازیں ادا کرنے کسی نو وارد ماہر فن سے پرائیویٹ ملاقاتوں کے وقت حاضری کا موقعہ ملتا ہے۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ بفضلہ تعالیٰ کس شرح و بسط کے ساتھ حضور گفتگو فرماتے ہیں۔ کہ دوسرا شخص حیران و ششدر رہ جاتا ہے۔ اور اسے یہ اقرار کرنا پڑتا ہے۔ کہ میں اس فن میں ابھی ان کتب کا مطالعہ نہیں۔ یہ وسیع واقفیت نہ صرف دنیوی علوم کی کتب کے متعلق ہے بلکہ دینی علوم کی رکھنے والے بھی جانتے ہیں کہ وہ لوگ اس بحر ذخار میں بھی حضور کے مقابل پر گویا کنارے پر کھڑے ہیں۔ جن لوگوں کو حضور کی خدمت کا کسی نہ کسی رنگ میں موقعہ..

اخبار الحکم کیلئے ایک سو ہمدردوں کی ضرورت

پانچ روپیہ ماہوار کی قسط میں الحکم کے گذشتہ فائل،

ہم کو اخبار الحکم کے قیام و بقا کے لئے روپیہ کی سخت ضرورت ہے۔ اگرچہ بہت سے ایسے دوست بھی ہیں۔ جن کی طرف الحکم کے بقائے جمع ہیں۔ اور الحکم موت و حیات کے تلاطم خیز سمندر میں تھپیڑے کھا رہا ہے۔ مگر ان کے قلب پر کوئی اپیل۔ کوئی دلگداز حالت موثر نہیں ہوتی۔ وہ ایک ہی چیز جانتے ہیں۔ کہ وہ خاموشی اختیار کر رکھیں۔ اگر خاموشی سے لوگوں کے حقوق مٹائے جا سکتے ہیں۔ تو اُن کو خوش ہونا چاہیئے۔ کہ انہوں نے اپنے چند روپے بچا لئے۔ اور اگر یہ حقوق کا سوال ہے۔ اور یہ اللہ تعالےٰ کے حضور پوچھا جائے گا۔ تو اُن کو اس کی فکر کرنی چاہیئے ؛

میں ایک عرصہ تک یہ یقین رکھتا تھا۔ کہ ہماری یہ رقم ضائع نہیں ہو سکتی۔ مگر اب مجھے ایک لمبے عرصہ کے تجربہ سے یقین ہو چلا ہے۔ کہ اس رقم کی وصولی کی بظاہر کوئی امید نہیں۔ لیکن میں ایسے احباب کو کہہ دینا چاہتا ہوں۔ کہ

الحکم اپنے مطالبہ کو کبھی معاف نہیں کریگا

اس لئے اگر حقیقت میں ان کا دل خشیت الہٰی سے لبریز ہے۔ تو وہ اس قرضہ کو بھی دوسرے قرضوں کی طرح ادا کریں۔

یہ رقم جو احباب سے واجب الوصول ہے۔ وہ چار ہزار کی بڑی رقم ہے۔ جس کی عدم وصولی نے الحکم کو اس نوبت تک پہنچا دیا ہے۔ اس وقت حالت یہ ہے۔ کہ الحکم کا فنڈ بالکل صفر ہے۔

مگر

ہم اسے جاری رکھنے کے لئے انتہائی جدوجہد کرنی چاہتے ہیں۔ اس لئے ہماری تجویز ہے۔ کہ

الحکم کے گذشتہ فائلوں کو فروخت کر دیا جائے۔

اور اس رقم سے الحکم کو زندہ رکھنے کی سعی کی جائے۔

اس غرض کے لئے

میں الحکم کے ایک سو ہمدردوں کو پکارتا ہوں۔ جو

پانچ روپیہ ماہوار کی قسط

ادا کریں۔ ہر قسط کی ادائیگی پر ان کو ایک سال کا فائل بھیجدیا جایا کرے گا۔ اس طرح سے وہ قیمتی خزانہ جو الحکم فائلوں میں محفوظ ہے۔ آپ کے پاس پہنچ جائے گا ؛

گذشتہ چالیس سال کی تاریخ ان فائلوں میں آپ کو محفوظ ملے گی۔ نئے عرفان کے بھرے ہوئے نبیشے خدا کے مامور و مرسل کی مجلسوں کا حال چلتے۔ پھرتے۔ بیٹھے۔ اُٹھتے ہر مجلس کا رنگ دلنقشہ اس میں نظر آئے گا۔ آسمانی وحی اور ایمان افروز مکاشفات آپ کو پڑھنے کو ملیں گے۔ یہی وہ الحکم ہے۔ جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے

اپنا ایک بازو قرار دیا تھا

یہ سب کچھ اور اس کے علاوہ سلسلہ کے بزرگوں مثلاً حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ تعالےٰ کے خطبے ان کے ہاتھ کی تحریریں یہ سب چیزیں آپ کو الحکم میں ملیں گی ؛

الحکم کے گذشتہ فائل زیادہ سے زیادہ ایک سو ہوں گے۔ جن کو دفتر الحکم گذشتہ چالیس سال سے سنبھال کر رکھ رہا ہے۔ جب یہ پرچے فروخت ہو جائیں گے۔ تو پھر یہ کسی قیمت پر بھی دستیاب نہیں ہوں گے۔

خدا نے جن کو وسعت دی ہے

وہ اس موقعہ سے فائدہ اُٹھائیں۔ بڑی بڑی انجمنوں کے اراکین اپنی لائبریریوں کے لئے الحکم کے اس مجموعے کو خرید لیں۔ کیونکہ ایسا بہتر موقع پھر میسر نہ آئے گا۔ آپ کی ذرا سی توجہ آپ کو ایک بہت بڑے خزانہ کی مالک بنا دے گی۔ اور الحکم کو زندہ رکھنے کے لئے ایک اچھی مدد پہنچ سکے گی۔ والسلام ؛

المشتہر

محمود احمد عرفانی ایڈیٹر اخبار الحکم قادیان ،